

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۸

نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۳۹

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ...... ۱؍

اُردو کی دوسری کتاب ...... ۲؍

اُردو کی تیسری کتاب ...... ۳؍

اُردو کی چوتھی کتاب ...... ۴؍

رومن اُردو کی پہلی کتاب ...... ۲؍

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳؍

رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ۰؍

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵؍ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کروتول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کروتول للعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱؍ر

ہندوستان وپنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۲؍۸

ہندوستان وپنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۳؍

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۵؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول۔ من تصنیف ایڈورڈ اے آمنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے پر تا بیز بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ہر رو ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی۔ من تصنیف قاضی میر محمد کونجی۔ فارسی اردو قیمت ۴ہر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس۔ من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری بنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم {من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی قیمت ۴ہر۔ اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہرایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض۔ ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ہر۔ ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر۔ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے۔ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار۔ فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۴ر۔ فارسی اردو ۴ہر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران۔ یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۱۰ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس ہذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۱۲ء ۔

گلدستہ اخبار

ایک اطالین ہوائی جہاز جس پر کپتان مینو تھے جس وقت زوارہ سے طریپولی کو جا رہا تھا راستہ میں عرب کیمپ میں گر پڑا اور گرفتار کیا گیا ۔ اتفاق ایسا ہوا کہ نہ تو جہاز ہی ٹوٹا اور نہ اس کے سوار کے چوٹ آئی ۔

کارروائی ہو رہی ہے کہ جہازوں میں کچھ ایسا ہونا چاہئے ۔ کہ جب وہ ڈوبتا ہے تو آدمیوں کی جان بچائی جاسکے ۔

اٹالین جنگی جہازوں نے حدیدہ پر گولہ باری کی ۔ تمام آبادی مراریہ کو فرار ہو گئی ہے ۔ حدیدہ اجاڑ ہے ۔

پنجاب میں پچھلے سال ڈکیتی کی کمی ایک ہزار دو تین تیس سال ماسبق میں ۔ بہ نسبت عظیم ترقی ہے ۔

آسام میں پندرہ ہزار کا خزانہ باغات چائے کے لئے لاتے تھے راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ہے ۔

کچھ پتہ نہیں ۔ دو ملزم ہاتھ آئے ہیں ۔ دو سرکاری گواہ کے روبرو کیفیت بتلا رہے ہیں ۔ مقدمہ سلہٹ میں ہے ۔

جدید دہلی کے قانون کے ایکٹ کی بابت وزیر ہند کی منظوری آگئی ہے ۔ موجودہ انتظام بحال رہیگا ۔

جدید شہر کے لئے حکام موجودہ انتظام کا چارج لینگے جو دیگر تعلقات بھی بدستور سابق رہینگے ۔

شاہی راجدہانی کی نئی دہلی بھی چیف کورٹ لاہور کے ماتحت رہیگی ۲۳ دسمبر سوموار تاریخی ہوگا

کونسل آئین ہند کے اجلاس شملہ میں ۱۸ ستمبر سے ہوا کرو بل پاس کرنا ہے ۔ اور تین بل پیش

ایک مسودہ قانون یہ ہوگا ۔ کہ فحش پیشہ کے لئے باہر سے عورتیں منگوانا مجرمانہ فعل سمجھا جائیگا ۔

یہ مسودہ آنریبل مسٹر راج پیش کرینگے ۔ باقی دونوں مسودات قانون بھی زنانہ فوائد کے ہیں

آنریبل دادابھائی جی کا مسودہ یہ ہے ۔ کہ ہندوؤں کی عورتوں اور لڑکیوں کا اخلاق محفوظ کیا جاوے ۔

آنریبل مسٹر ہولکر کا مسودہ یہ ہے کہ نابالغ مستورات کی حفاظت کے وسائل بہتر کئے جاویں ۔

ہندو مسلمانوں کی زیارتگاہ ہونیکے ہجوم کے مقامات کے حفظان صحت کی طرف گورنمنٹ انڈیا کی توجہ ہے ۔

ایک کمیشن تحقیقات مقرر کیگئی ہے کہ گورنمنٹ انڈیا کے کمشنر حفظان صحت پریسیڈنٹ مقرر کئے گئے ۔

ایک ممبر سول سروس کا ہوگا ۔ ایک غیر سرکاری ہندوستانی ہوگا ۔ ایک ریلوے سٹاف کا ذمہ دار افسر ہوگا اور ان ہے ۔

گورنمنٹ انڈیا کے لئے لندن میں تین کروڑ کی چاندی خریدی گئی ۔ جدید سکے مضروب کرینگے ۔

ساحل شہزادہ نلز کی جن افواج عثمانیہ نے سرکشی کی ۔ موقوف کی گئی ہیں ۔ ان کی جگہ نئی سپاہ رکھی گئی

مورا کو کا معزول سلطان مولائے حفیظ پیرس کی سیر کرتا ہے چھ سو روپیہ یومیہ گزارہ ملتا ہے ۔

سلطان موصوف کی ایک سو پینتیس [۱۳۵] بیویاں ہیں وہ ساتھ نہیں ہیں ۔ فرانس میں خوب دادودہش کی جاتی ہے ۔

بندر عباس کو باہر قوم نے لوٹا ہے ۔ اور فارس کی گورنمنٹ کی بدانتظامی کی وجہ سے پکڑے نہیں گئے ہیں ۔ یہاں چونکہ ہندوستانی بنئے اور تجار سوداگری کرتے ہیں گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ ان کے لئے معاوضہ فارس کی گورنمنٹ طلب کریں ۔

بمبئی کی گورنمنٹ نے انتظام کیا ہے ۔ کہ چند میونسپلٹیوں میں چنگی کے عوض ایک اور ٹیکس جاری کیا جاوے ۔ کیونکہ چنگی میں بہت دقتیں ہیں ۔ اور تجارت کو بھی نقصان پہنچتا ہے ۔

گزرے ہفتے اٹلی کے چھ جنگی جہاز افریقہ میں آئے اور ان میں سے تین جہاز شمالی حصوں کی جانب روانہ ہوئے ۔

انگلستان میں جو طوفان وغیرہ آتے ہیں ۔ اس سے بیشتر فصل کی حالت بہت نازک تھی ۔ اور اب سب فصل قریباً بگڑی ہے ۔

اخبار کی بہار

لالہ لاجپت رائے جی نے ایک چٹھی اخبار ٹربیون میں شائع کرکے ہندو بزرگان کی توجہ اس طرف دلائی ہے۔ کہ ادنےٰ ذات کے ہندوؤں کو اُبھار کر اعلیٰ سٹیج پر لائیں۔ اس کام کے لئے اب تک آپ ۲۶ ہزار روپیہ جمع کرچکے ہیں۔ اس ضروری کام کے لئے ... صاحب نے دس ہزار روپیہ چندہ پہلے دیدیا۔ اس کے بعد اسی قدر روپیہ مبلغ دس ہزار لالہ دیوان چند صاحب کلاتھ مرچنٹ نے بھی دیا اور نیز اپنی فرم مسرز رام دہن دیوان چند سے بھی ایک ہزار روپیہ دلایا۔ علاوہ ازیں لالہ لاجپت رائے اور دیوان چند صاحبان ماہ مئی ۱۹۱۲ء سے اس فنڈ میں پچاس روپے ماہوار بھی دے رہے ہیں (عام)

مہاراجہ کوچ بہار نے ولایت کو کچھ سونے کے برتن بھیجے ہیں کہ بنگال میں رکھے جاوینگے۔ تاکہ سابق راجہ کی جو اس جگہ گزرے سال رہے تھے۔ یادگاری رہے۔ اور ایک فوارہ بھی بن رہا ہے۔ جو سمندر کے قریب لگایا جاویگا۔

پنجاب کی گورنمنٹ نے انتظام کیا ہے کہ ہندو مسلمان اور سکھ قیدیوں کو جو کم عمر ہیں اُن کے مذہب کی تعلیم قیدخانے میں دیجاوے۔

جنرل بوتھ نے اپنی ذاتی جائیداد صرف سات ہزار کی چھوڑی ہے۔ گو کئی لاکھ روپے کی جائیداد ان کے نام پر تھی جو کہ ملکی فوج کے استعمال میں رہیگی۔

جرمنی میں جہاں سڑکیں چکنی ہیں گھوڑوں کی نعلیں رسی کی بنائی جاتی ہیں۔ تاکہ گھوڑے پھسل نہ جاویں یہ رسی کی نعلیں دو یا تین مہینے تک کام دیتی ہیں۔

پارس میں ایک محل بن رہا ہے۔ جس میں ڈھائی لاکھ کا صرف ہوگا۔ اور اُس میں ریڈیم رکھا جاویگا۔ ریڈیم ایک ایسی چیز ہے جس میں سے روشنی اور گرمی نکلتی رہتی ہے۔ اور اُس کا زور کبھی ختم نہیں ہوتا ہے۔ جو کہ ریڈیم اس میں صرف ایک ماشہ رہیگا۔ اُس کی قیمت محل سے زیادہ ہوگی۔

حال ہی میں بمبئی کی کئی ایک ریل کی لائینوں نے کوئلہ کلکتہ کی طرف سے منگوانا بند کردیا۔ اور ٹرانسوال (افریقہ) سے منگوانا شروع کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوکہ آجکل ریل کی لائینوں میں گاڑیوں کی کمی کی وجہ سے کوئلہ جو جہاز پر افریقہ سے آیا وہ سستا پڑا۔

پنجاب کی فصلی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماہ جولائی میں دسویں سے اصلی برسات شروع ہوئی اور اخیر جولائی تک سب ضلعوں میں پہونچ گئی۔ دہلی کی طرف اور پہاڑی ضلعوں میں بارش زیادہ ہوئی۔ بارش کے پچھڑنے کی وجہ سے روئی کے کھیت کم بوئے گئے۔ لیکن اب سب فصلیں اچھی حالت میں ہیں۔ شروع میں اناج کسی قدر گراں ہوگیا تھا۔ لیکن اب اُمید ہو کہ جلد سستا ہوجائیگا کیونکہ فصل اوسط سے کم نہیں ہوگی۔

اٹلی کی گورنمنٹ نے جرمنی میں ایک ہوائی جہاز بنوایا ہے جس میں دو انجن سو گھوڑے کی طاقت کے ہونگے اور بارہ سے پندرہ مسافر اس میں سفر کرسکینگے۔

سیمین علاقہ برہما میں ایک مشہور ہیرے اور دیگر جواہرات کی بالکل عجیب وغریب چوری ہوئی ہے۔ جن کی قیمت کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ کیا جاتا ہے۔ یہ جواہرات شہر کے سب سے بڑے مندر کی ملکیت تھے اور مندر میں زمین سے کوئی دو سو فیٹ کی بلندی پر رکھے گئے تھے۔ مندر کی ایک سیڑھی ہے جو ایک سو اسی فٹ کی بلندی تک پہونچتی لیکن اس سے اوپر بیس فٹ چڑھنا بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ اس میں تیز لوہے کی میخیں چاروں طرف لگی ہوئی ہیں۔ یہ اسرار تا حال وا نہیں ہوا کہ چور کس طرح ان میخوں پر سے چڑھکر جواہرات کو نکال لیگئے۔

پولیس چوکی جو منو نامی شہر کانپور سے سات آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کے سب انسپکٹر منشی نبی اللہ صبح سویرے اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے مکان کے اندر گھسکر اُن پر حملہ کیا۔ حملہ آور ایسا ظالم اور سنگدل تھا کہ اُس نے اُن کی ناک ہونٹ آدھی زبان اور نیچے کا جبڑا کاٹ کر بالکل صاف کردیا۔ تھانہ دار صاحب ہسپتال میں پہونچائے گئے۔ جہاں زخموں میں ٹانکے لگائے جانے کے بعد بیان لینے کی کوشش کی گئی۔ تھانہ دار نے اشارہ کیا کہ وہ زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ قلم دوات منگائی گئی مگر وہ اس سے بھی کچھ نہ لکھ سکے اور آدھ گھنٹہ کے اندر اُن کا دم نکلگیا۔ لیکن قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہوسکا۔

جنوبی امریکہ میں ٹرانسوال کے ملک میں ایک جانور ہوتا ہے جسے "ہنی برڈ" یعنی شہد خور جانور کہتے ہیں۔ اسے شہد بہت پیارا ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ شہد کی مکھیوں کے چھتے جنگلوں میں ڈھونڈھتا پھرتا ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ چھتوں میں سے شہد چرانے میں یہ ہمیشہ انسان کو اپنا ساتھی بناتا ہے۔ بنا آدمی کی مدد کے یہ شہد حاصل نہیں کرسکتا۔ آدمی سے شہد کی چوری کراکے خود اُس میں سے کھالیتا ہے۔

بلگیریا کے لوگ چاہتے ہیں کہ دے بالکل ٹرکی کی ماتحتی سے الگ کردیئے جاویں۔ کونٹ برچ ٹولڈ نے یورپ کی اکثر سلطنتوں کے سامنے یہی معاملہ پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ کم از کم مقدونیہ کے لوگوں کو اجازت ہونی چاہئے کہ وے اپنے اندرونی انتظام خود کریں۔ اور سلطان روم ان پر شل شہنشاہ ہی رہیں اور فوج وغیرہ ان لوگوں کی اپنی رہے۔ کونٹ برچ ٹولڈ کی رائے سے یورپ کی کئی ایک سلطنتوں نے اتفاق ظاہر کیا ہے۔

ترکوں اور اطالین لوگوں کے درمیان لڑائی کے بند کرنے کی نسبت خط وکتابت ہورہی ہے۔ دیکھیں کیا نتیجہ ہوتا ہے کل یورپ کی بھی یہی کوشش ہے۔

بادشاہ سلامت نے دو ہزار دو سو روپے طوفان سے بچے ہوئے لوگوں کی مدد کے لئے چندہ دیا ہے۔ اور ایک ہزار پانچسو روپے ترکی زلزلہ کے مصیبت زدگان لوگوں کیلئے دیا ہے۔

اڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے

نمبر ۳

یہ بات عجیب و غریب معلوم ہوتی ہے کہ حالانکہ بڑی نجات تیار ہے۔ پر بے شمار لوگ ایسی بڑی اور عجیب نجات کی موجودگی میں ہلاک ہو رہے ہیں اور اس کا سبب صرف ان ایمان نہ لانے والے لوگوں کی غفلت اور نادانی ہے۔ اس لئے بیگناہ ان کی ہی گردنوں پر رہتا ہے۔ کیونکہ وہ بے پرواہی سے رحم اور فضل کی راہ کو قبول نہ کرکے ہلاکت کو پسند کرنے والے ہو کر نجات کو خود رد کرتے اور اس طرح سے باغی اور نافرمانبردار ٹھہر کر زیادہ سزا کے مستوجب ٹھہرتے ہیں اور ساتھ ہی احسان فراموش بنتے ہیں کیا بہتر ہوتا کہ وہ اس بڑے فضل اور کرم کے طریقے نجات کو غنیمت سمجھکر جلد بے حجت اور بے تکرار کے قبول کر لیتے کیونکہ حالت مذکور میں اُن کا کوئی حق نہیں تھا کہ وہ باوجود گنہگار اور سزاوار ہونے کے حاکم حقیقی اور قادر خدا کے سامنے کچھ چون و چرا کرتے اور احسان فراموش ہونے کی حالت تک پہونچتے۔ اور ان تمام بے شمار گناہوں کو چھوڑ کر یہ مخالفت اور حکم عدولی کا گناہ اُن کی سزا کے سبب ہونے کا خاص وسیلہ ہو گیا ہے۔ ایسا کرنے سے وہ خدا کی مہربانی اور رحمت اور فضل کو پامال کرنے والے ٹھہر کر زیادہ سزا کے لائق ٹھہرتے ہیں۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۱۵

۱۱۔ آفتوں کا زور۔ جدھر دیکھو طرح طرح کی آفتیں اور مصیبتیں اس دنیا میں نازل ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ کہیں مہلک بیماریوں کا زور ہو رہا ہے اور کہیں وبا اور سخت بربادی کا نقشہ کھینچ رہا ہے۔ اور کہیں بھونچال اور آسمانی آفتوں کا بازار گرم ہے اور اُنکے علاوہ ہزارہا قسم کے حادثات عجیب و غریب سے صدہا ہزارہا لوگوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور ان سب پر ایسے ایسے جنگ آپس کی قوموں میں واقع ہو جاتے ہیں۔ کہ جن میں لاکھہا جانیں برباد ہو جاتی ہیں۔ اگر سوال کیا جاوے کہ یہ تمام مصیبتیں اور آفتیں کیوں آتی ہیں تو اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا سوا اس کے کہ یہ سب گناہوں اور بداعمالیوں کی سزا ہے۔ جن میں لوگ اس دنیا میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور یہ مصیبتیں اور قسم قسم کی آفتیں مالک خدا کی طرف سے دنیا پر بطور سزا کے آتی ہیں۔ اور ان سب کے آخر میں کیونکہ یہ آخری زمانہ مانا جاتا ہے۔ اس دنیا کا خاتمہ نزدیک ہے۔ جس کی انتظاری مذہب کے سب ماننے والے لوگ کرتے ہیں۔ عبرت بین آنکھ والے ان تمام نشانوں اور زمانہ کی روش سے صاف معلوم کرتے ہیں کہ یہ زمانہ آخری زمانہ اور بُرے دن کا زمانہ ہے۔ اسلئے زیادہ تر عاقبت کی تیاری میں لگ جاتے اور اس زمانہ کی خرابیوں میں شریک ہونا پسند نہیں کرتے۔ مگر دنیا کے بندے اور نفس کے غلام اس زمانہ میں دل بھر کر عیش و عشرت میں لگے ہوئے اپنی قیمتی جانوں کو برباد کر رہے ہیں۔

آجکل کا زمانہ اور مذاہب کی عجیب تبدیلیوں اور شدھیوں کا حال اپنی نوع کا ایسا نرالا ہے کہ جس کی نظیر پچھلے زمانوں میں کہیں دیکھنے میں نہیں آتی۔ کہاں وہ مذاہب کہ جن کے خیال میں چھوت چھات کا اس قدر زور تھا کہ جس کا بیان کرنا تو درکنار پر ظاہرہ عمل یہ تھا کہ انسان کو کتوں اور بلیوں سے زیادہ مکروہ اور نفرتی سمجھا جاتا تھا۔ اور ایک ہندو دوسرے شخص کو جو ادنےٰ ذات کا تھا چھونا تو درکنار بلکہ اس کے سایہ سے بھی کوسوں بھاگتا تھا۔ پر اب ان مذاہب نے اس زمانہ میں ایسی کھچڑی پکائی ہے کہ سب خلط ملط ہوتے جاتے ہیں اور اب اچھوت ذاتوں کو بذریعہ ایک نام کی شدھی کے اپنے میں جذب کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ ان کا شمار آئے دن کم ہوتا جا رہا ہے۔ اور اگر ایسا ہی ہوتا رہا تو وہ ایک دم معدوم ہو جاوینگے۔ اب اُن کو ہوش آ گیا ہے۔ اور اپنے شمار کو بڑہانے کے لئے سب کو خلط ملط کرنا شروع کر دیا ہے۔ "مذہب کی کھچڑی" کے عنوان سے ہمارے معزز ہمعصر اخبار عام نے پرچہ مورخہ ۱۳ ستمبر میں ایک نوٹ جالندھر کے ایک نوجوان پشاوری رام کے پھر ہندو کر لینے کے بارے میں لکھا ہے۔ جو پچھلے دنوں میں لودیانہ میں عیسائی ہو گیا تھا۔ کب تک ہمارے ہندو بھائی ایسی کارروائیوں سے حق کو چھپانے کی کوشش کریں گے۔ ایک دن ضرور آئیگا جبکہ یہ شدھیاں جنکو وہ اب کرنے لگے ہیں بالکل بے حقیقت ثابت ہونگی اور وہمات کا قلع قمع ہو جائیگا۔ اور صرف سچائی ہی کی جے ہوگی جبکہ ذات ہی کچھ شئے نہیں تو پھر شدھی کس مرض کی دوا ہوئی؟

---

۱۳ ماہ حال کو مسٹر جی۔ رابرٹسن بی۔ ایس۔ سی نے جو آجکل سوامی دہرم دیو کے نام سے پکارے جاتے ہیں ایک لکچر آریہ ہائی سکول لودیانہ میں دیا جس میں اُنہوں نے سوامی دیانند کی از حد تعریف کی۔ اور وید کی عظمت کا عجیب راگ الاپا جیسا کہ ہمارے آریہ بھائیوں کا دستور ہے۔ اور تناسخ کی نسبت چند ایک جگہوں کے کھنڈرات سے ثبوت نکالے اور آخر میں آریہ سماج لودیانہ کی امداد میں اپیل کی۔ جس کے ذریعہ سے بہت سے نئے میمبرس بن گئے۔ جنہوں نے پُرجوش صاحب موصوف کے ہاتھ سے میمبر بننے کے بہت سے فارم لئے۔ اور ایک موثر تحریک سامعین کے دلوں میں ہوئی۔ اگرچہ اس پُرجوش لکچر نے اکثر دلوں کو آریہ میمبر بننے کی تحریک کی ہوگی مگر ہم کو افسوس ہی رہا کہ صاحب موصوف نے سوائے تعریفی کلمات کے کوئی ویدک اصول اور افضل تعلیم پیش نہ کی بلکہ ان کی تمام تقریر کا لب لباب محض دیانند رشی کی ریاضیش

تھی جس کے مقابلہ میں اُنہوں نے وہ تقریریں ریفارمیشن کو بھی مات کیا۔ پر کیا ایسی باتوں سے کسی مذہب کی صداقت ثابت ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ پاک اور اعلےٰ اصولوں اور ان پر عملی زندگی کے نمونہ کو پیش کرنے کی ازحد ضرورت ہے۔ اور یہی کام دین عیسوی کر رہا ہے۔ پر آریہ اعتقاد اور وید کی تعلیمات خواہ ہر صدی میں ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر رشی اور منی کیوں نہ ظاہر ہوتے رہیں۔ ایسا اثر نہیں کر سکتے جتنا کہ دنیا پر ہمارے خداوند یسوع مسیح کی قابل نمونہ زندگی اور عملی صورت سے ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ سوامی صاحب نے عملی زندگی پر اپنے لکچر میں زور دیا پر وہ کوئی نمونہ پیش نہیں کر سکتے۔ پر ہمارے سامنے ایک بڑا نمونہ کلام مجسم ابن آدم۔ یسوع جو گنہگاروں کے بچانے والا ہے۔ موجود ہے۔ جس کے پیچھے پیچھے چلنے سے اور عملی زندگی اور پہلوؤں اور ہر طرح سے رفاہ عام کاموں سے لدی ہوئی زندگی ہو کر فیض رساں بن سکتی ہے نہ کہ صرف باتوں کا جمع خرچ ہو جس سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ سال گذشتہ میں بھی صاحب موصوف نے اس جگہ لکچر دیا تھا۔ اُن میں ایک خوبی دیکھی گئی۔ کہ وہ کسی کے حق میں بُرا بھلا نہیں کہتے جو اکثر صاحبان کی تقریرات میں نمایاں پایا جاتا ہے۔

---

۲۰ ستمبر ۱۹۱۲ء کے ایشو میں "آریہ گزٹ" کا ایڈیٹر نمبر ۱ کے عنوان سے ایک مضمون ہمارے معزز ایڈیٹر آریہ گزٹ صاحب کی قلم کا لکھا ہوا شائع ہوا تھا جس پر ہم اپنی رائے دینا چاہتے ہیں۔ ہماری رائے میں چاہیے کہ کرسچن کمیونٹی پادری جوہل اعظل صاحب ساکن دہلی اور پادری طالب الدین صاحب ساکن لاہور کے نام پیش کریں۔ کیونکہ ہر دو صاحبان دیسے دینی خدمت پر معمور ہیں اور ہر طرح سے صاحب علم اور تجربہ کار خادم ہیں اور یہ ہر دو صاحبان دینی اور دنیاوی علوم میں بھی ماہر ہیں۔ گریجوایٹ ہیں ہر طرح سے نیک نام ہیں۔ ان صاحبان سے بڑھ کر ہمارے ملک پنجاب میں کوئی دوسرے ایسے نام پیش ہونے کے لائق معلوم نہیں ہوتے۔ امید ہے کہ ناظرین نور افشاں اس کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار جلد کرینگے۔ تاکہ فوراً اس کا فیصلہ کیا جاوے۔ یہ موقعہ خداوند کی بشارت کا عمدہ ذریعہ ہوگا اور کیوں ہم اس بےنظیر موقع کو ہاتھ سے جانے دیں؟ دنیا کے عالموں کو بھی دین عیسوی کے بےنظیر طریق نجات سے حصہ لینے کا وقت آ جاتا ہے۔ اگرچہ خدا کو منظور ہے کہ وہ شروع سے دنیا کے حقیروں میں سے ہزارہا لاکھہا لوگوں کو چنتا ہے۔ پر وہ عالموں کو بھی وقتاً فوقتاً ان نعمتوں سے حصہ دیتا رہتا ہے۔ اور ہر زمانہ میں معدودے چند علما بھی مستفید ہوتے رہے ہیں۔ اور ہوتے رہینگے۔ پر زیادہ حصہ ناچیزوں اور حقیروں کو ہی ملا ہے۔ اور یہ خدا کی عجیب حکمت ہے جس کا راز بخوبی ہم کو معلوم نہیں ہے۔

آجکل ہمارے معاصرین کہیں تو نمبر نکال رہے ہیں اور کہیں کرشن نمبر نکل رہا ہے۔ اور کہیں ایڈیٹر نمبر کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور یہ اچھی کوششیں ہیں۔ مگر ہم کو اتنا کہنا ہے کہ یہ زمانہ عجیب و غریب اور تمام واقعات کے لحاظ سے اپنی طرز کا نادر زمانہ ہے جس میں اگرچہ روشنی پھیلی ہوئی نظر آتی ہے مگر اگر حقیقت دریافت کرو تو راستی اور سچائی کے دریافت کرنے اور اپنی عاقبت اور روح کی بہتری اور بہبودی کی طرف سے بالکل بےتوجہی نظر آتی ہے۔ ضرور تھا کہ علم و ہنر کے زیادہ ہو جانے سے زیادہ تر روحانی بہتری کا خیال انسان کو ہوتا مگر معاملہ الٹا نظر آتا ہے۔ کہ جیوں جیوں علمی روشنی اور دنیاوی باتوں میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ تیوں تیوں روحانی حاجت زیادہ بگڑتی جاتی ہے۔ جو ایک نہایت افسوسناک واقعہ ہے۔ اور اگر یہی حالت رہی تو رفتہ رفتہ روحانی مفاد کو ایسے انسان بالکل فراموش کر کے جسمانی اور دنیاوی باتوں کی طرف مائل ہو کر دین کے معاملے کو جو سب سے زیادہ ضروری ہے نظرانداز کر دینگے اور سیدھے دوزخ کے رستہ پر چلے جاوینگے۔ اگر ہم اپنی زندگی میں بڑے بڑے فیصلے کریں اور تمام کاموں میں کامیابی حاصل کریں لیکن اگر دین کے معاملہ میں بےفکر اور بےپرواہ رہیں تو ہم نے سب کچھ برباد کر دیا۔ سب سے بڑا فیصلہ ہمارے سامنے عاقبت کا ہے۔ اُس کی فکر ہم پر لازمی ہے۔

کیا معاصرین اس کی بھی کچھ فکر کرتے ہیں؟ یہ ایک سوال ہے کہ جس کا حل کرنا ہمارے معزز معاصران کے لئے نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور جب یہ طے ہو چکا تو پھر جو دوسری باتیں جو چاہو کرو کچھ حرج نہیں ہوگا۔

شکر کا مقام ہے کہ عرصہ دراز کی مظلوم اور بےقدر کی ہوئی قوموں کی طرف ہمارے ملک کے لوگوں کی توجہ ہوئی ہے اور اکثر بیدار مغز صاحبان خصوصاً آریہ صاحبان کی خاص توجہ اس طرف لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ اُن کی تعلیم کی طرف جو گری ہوئی اقوام کو اُٹھانے کا ایک زبردست وسیلہ ہے توجہ مبذول ہوئی ہے۔ اور اُن کے لئے مدارس کھولنے کی تجویزیں بھی ہو رہی ہیں اور لاہور میں لالہ لاجپت رائے صاحب بہت کچھ اس کام میں حصہ لے رہے ہیں۔ یہ کام بہت ضروری ہے پر جو طریقہ شدھی کا سُنا جاتا ہے کہ اکثر جگہوں میں یہ اچھوت ذاتیں شدھ کر کے آریوں یا سناتن دھرمیوں میں ملائی جاتی ہیں ایک طرح سے کچا اور عارضی نظر آتا ہے۔ کیونکہ عرصہ دراز کی نفرت جس نے ان میں اور دوسری اقوام میں اتنی دوری اور حقارت پیدا کر دی تھی۔ اتنی جلد دور ہو کر اصلی میل ملاپ ہونا دشوار نہیں۔ بلکہ ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ہاں اگر رفتہ رفتہ اُن کو علم کی برکتوں سے بہرہ ور کیا جاوے تو آخر کار وہ زمانہ آ جاویگا کہ وہ خود بخود دوسری قوموں میں خلط ملط ہو جاوینگے۔ اور رفتہ رفتہ حقارت اور نفرت بھی جاتی رہیگی۔ پر ایک دم ایسا ہونا مشکل کام نظر آتا ہے۔ اور ایسا کرنے سے ہرگز ہرگز یہ لوگ کچھ بنائے نہ جا سکینگے۔ بلکہ رفتہ رفتہ وہ شدھ کرنے کے بعد بھی جیوں کے تیوں اپنی گری ہوئی حالت میں پڑے رہنا پسند کرینگے۔ پر ان کو اٹھا کر کھڑا کرنے والی طاقت صرف علم ہے۔ ان کو علم دو اور تب وہ خود بخود ترقی کر کے تمہارے برابر ہونے کا حق لے لینگے ✦

اقتباس

گُناہ کی پہچان

جب خُدا کے فضل سے نجات پانے والے شخص کے اوپر اُس کے گناہوں کی خرابی کُھل جاتی ہے اور اُس کا فضل اُس پر نازل ہوتا ہے تو یہ عجیب حالت ایک مکان کے اُس کمرے کی مانند ہے جو دیر سے بند کیا ہوا ہو اور جس کے اندر اندھیرا ہو اور قسم قسم کے جانور اور کیڑے مکوڑے اور دوسری قسم کے زہریلے جانور پیدا ہو گئے ہوں اور وہ ہر قسم کی میلی اور نفرت انگیز چیزوں سے بھر جاوے اور وہ کئی مہینوں سے بند رہے اور جب ایک روشنی اُس میں لائی جاوے تو وہ تمام قسم کے جانور بھاگنے لگیں اور تمام خرابی اور غلاظت اچھی طرح نظر آوے۔ اُس مکان کا اندھیرا، تاریک اور سیلا رہنے سے ہر طرح سے تعفن سے بدبودار ہوا ہو لیکن یہ سب بلائیں صاف نظر آنے لگیں۔ اور جب تم دروازے کھولو اور تاکیاں بھی کھولو اور اُس گھر کو اچھی طرح دیکھو تو اُس کی حالت کیسی خوفناک معلوم ہوگی۔ یہ قصور اُس روشنی کا نہیں کہ جس نے اُس کی بُری حالت کو ظاہر کر دیا۔ اسی طرح کا حال اُس دل کا ہے جس کو خُدا کا فضل نہیں ملا اور وہ گناہ اور ہر طرح کی برائیوں میں پڑا ہے پر اگر خُدا کا فضل ایسے بُرے اور نفرتی دل میں جاوے تو وہ اُس کی تمام حالت کا بُرا نقشہ ضرور دکھلا دیگا اور وہ شخص خدا کا فضل پاکر دل کی نجاستوں کو دُور کر کے بچ جاویگا۔ پر اس سے پیشتر ضرور ہے کہ وہ گناہ کی نجاست سے خبردار ہو اور خدا کے فضل کی روشنی میں اگر اس لاچاری اور بے کسی کی حالت کو محسوس کر کے اپنے آپ کو خُدا کے سپرد کر دے تب خُدا کا فضل اُسکو سنبھالیگا اور وہ شخص پاک روح کے نزول سے مقدس اور پاک کہلاکر بچایا جاویگا۔ سپرجن۔

مفید کہانی

ایک یہودی لڑکے کا مسیحی ہونا

گزشتہ سے پیوستہ

ایک دن چند کتابیں میری نظر سے گزریں۔ اُن میں سے ایک کتاب کا نام میری نگاہوں میں کُھب گیا۔ اُس کتاب کے نام کا ترجمہ "خُدا کا انسان ہونا" ہے یہ خیال میرے دل میں بجلی کی طرح گزرا اور اس خیال نے میرے دل کو بڑی خوشی سے بھر دیا۔ میں نے کہا کیا عمدہ بات ہے کہ خُدا انسان بنے اور ہم کو دکھائی دے۔ اس بات کے تھوڑے ہی دنوں بعد میں نے یسوع کی خوشخبری سُنی اور انجیل کو پڑھا اور مبارک نجات دہندہ کی زندگی کو عجیب پایا اور اُسی پیارے حلیم کفارہ بننے والے۔ پاک کرنے والے خُداوند کو پایا۔ جو ہمارے باپ دادوں پر ظاہر ہوا تھا اور میں جان گیا کہ یہ یہوواہ خداوند تھا۔ اب تمام تاریکی زائل ہو گئی یسوع مسیح پاک انسان کی صلح بھری اور کامل صورت سے وہ جلال جو ہمارے فہم سے باہر ہے ہم پر چمکا "میں نے خُداوند کو رو برو دیکھا" (دیکھو پیدایش کی کتاب بتیسواں باب ۳۰ آیت) خُدا کی روح کے وسیلے میرا ایمان ہے کہ یسوع خُدا کا بیٹا ہے جس نے مجھے پیار کیا اور میرے لئے اپنی جان فدا کی۔ (باقی دارد)

برٹش وار آفس نے ہوائی جہازوں کا امتحان کر کے کاڈی بائی پلین کو ۲۰ ہزار روپیہ انعام دیا۔

ڈیپر ڈوسن مانوپلین کو ۳۰ ہزار دیا اور کاڈی بائی پلین کو پندرہ ہزار دیا یہ برٹش ساخت کا ہے۔

نیز برٹش ساخت کے اور تین مانوپلین کو پانچ پانچ سو پونڈ دیا ہے۔ مقابلوں کے بعد ہے۔

مراسلات

مصلوب زندگی

گزشتہ سے پیوستہ

پولس کہتا ہے کہ خُدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوا اپنے خُداوند یسوع مسیح کی صلیب کے جس سے دنیا میرے اعتبار سے مصلوب ہوئی اور میں دنیا کے اعتبار سے گلتی ۶: ۱۴ اُس کا مطلب یہ ہے کہ ایماندار کی زندگی مسیح کے ساتھ خُدا میں چھپی ہوئی ہے۔ وہ اپنی زندگی کی کُل خوشیاں خُدا سے پاتا ہے۔ اسلئے دُنیا جن خوشیوں کی کوشش کرتی ہے وہ اُن کو کوڑے کی مانند سمجھتا ہے۔ چنانچہ پولس کہتا ہے کہ جتنی چیزیں میرے نفع کی تھیں اُنکو میں نے مسیح کی خاطر نقصان سمجھ لیا ہے بلکہ میں اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی کے سبب سب چیزوں کو نقصان سمجھتا ہوں جس کی خاطر میں نے ساری چیزوں کا نقصان اُٹھایا اور اُن کو کوڑا سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں فلپی ۳: ۷، ۸۔

دنیا بھی ایسے شخص کو صلیب دیتی ہے۔ ایسا شخص مرد خدا کی پیروی میں دنیا میں دُکھ اُٹھاتا ہے۔ یہ بھی اُس کا حق ہے ان دُکھوں کے وسیلے سے وہ مسیح کی موت کی مشابہت میں ترقی کرتا جاتا ہے پولس کہتا ہے کہ میں ہر روز مرتا ہوں۔ پہلا قرنتی ۱۵: ۳۱ صلیب اُٹھانا شاگرد ہونے کا ثبوت ہے۔

خداوند فرماتا ہے کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے متی ۱۶: ۲۴ اور دیکھو ۱۰: ۳۷-۳۹۔ پولس مسیح کی اس بات کو اپنی زندگی سے ثابت کرتا اور کہتا ہے کہ آگے کو کوئی مجھے تکلیف نہ دے۔ کیونکہ میں اپنے جسم پر یسوع کے داغ لئے ہوئے پھرتا ہوں گلتی ۶: ۱۷۔

پیارے بھائی مصلوب زندگی ہر ایک مسیحی کا حق ہے کانٹے کے بغیر گلاب کا ہونا ممکن ہو تو ہو لیکن صلیب کے بغیر مسیحی کا ہونا ناممکن ہے۔ جب مصلوب ہوئے بغیر ایک سچا مسیحی کا ہونا ممکن نہیں تو مصلوب ہوئے بغیر مسیح کا کارندہ ہونا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟ پولوس رسول قرنتیوں کو لکھتا ہے کہ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسوع مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانوں پہلا قرنتی ۲:۲ اسکا پیغام صلیب کا پیغام تھا پہلا قرنتی ۱:۱۸ کیا تم آپ مصلوب ہوئے بغیر مصلوب مسیح کو پیش کر سکتے ہو؟ صلیب کا پیغام سنا سکتے ہو؟ اسلئے بھائی مسیح کے ساتھ مصلوب ہو۔ تم مر جاؤ اور مسیح تم میں زندہ رہے۔

مسیحی کارندہ جو مصلوب زندگی بسر کرتا ہے۔

(۱) خود انکار ہوتا ہے۔ اپنی قلیل تنخواہ اور دیگر دنیاوی تکلیفوں کے سبب کڑکڑاتا نہیں۔ اگر وہ دنیا میں بے عزت ہوتا تو انکو رسولوں کی طرح خوشی کا باعث سمجھتا ہے۔ دیکھو اعمال ۵:۴۱

(۲) وہ بہت محنتی ہوتا ہے۔ وہ مسیح کی خاطر روزہ دھوپ اٹھا کر جانفشانی سے کام کرنا اپنے لئے برکت سمجھتا ہے۔

(۳) وہ متلاشیوں کو دنیاوی لالچ نہیں دیتا وہ جانتا ہے کہ خداوند نے کہا کہ اگر میں اونچے پر چڑھایا جاؤنگا تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا یوحنا ۱۲:۳۲ مصلوب مسیح کھینچنے والا ہے سو وہ اپنے متلاشیوں کے سامنے مصلوب مسیح کو پیش کرتا ہے۔

پیارے بھائی کیا تم ایسے کارندہ ہو؟ ہماری کلیسیا میں جو مصلوب زندگی کے بجائے عیش عشرت اور دنیا پرستی بکثرت نظر آتی ہے۔ اس کے لئے ہم ذمہ دار ہیں۔ جب تک ہم جو انجیل کے خادم کہلاتے ہیں مصلوب زندگی نہ بسر کرینگے کلیسیا دنیا پرستی کو ترک نہ کریگی اور صلیب کے پیغام کو غیر مسیحیوں کے پاس پہونچانا اپنا فرض نہ جانیگی اور اپنے مال اور فرزندوں کو مسیح کی خدمت کے لئے مخصوص نہ کریگی۔ پس آؤ ہم خداوند کے فضل سے اس اعلےٰ زندگی کو حاصل کریں۔

حالات مرحوم پادری۔ اے۔ ایچ ایونگ صاحب

صاحب موصوف کی زندگی کے حالات میرے جیسے کی قلم سے کب احاطہ تحریر کو پہونچ سکتے ہیں کہ ان کی بے وقت موت کی خبر جانکاہ سنکر خون رگوں میں جم گیا ہے اور بت کا بت بنکر دیکھ رہا ہوں کہ یا میرے اللہ خواب ہے یا سچ سچ الہ آباد سے ڈاکٹر یوانگ چل بسے۔ لوگ جوق درجوق سول ہسپتال سے دوڑے آتے ہیں اور دبے لبوں سے حسرت بھرے الفاظ نکالتے ہیں کہ آج پیارا موہنا یوانگ جواناں مرگ موت کا لقمہ بن گیا۔ اے یوانگ تو جواں مرگ شدی۔ یہ سن و سال۔ یہ عقل سلیم۔ یہ تیری طاقت۔ تو نے اجل کو دھکیل کر دور کیوں نہ پھینک دیا۔ اے قلم تیرا کلیجہ پھٹ بھی گیا مگر تو بھی تو اس مونس و غمگسار و ہمدرد کے حالات لکھنے سے باز نہیں رہتا۔ قرطاس سیاہی کے دھبوں سے بھرا پڑا ہے اور کلیجہ داغ داغ ہے یہاں تک کہ ابھی میں اسی کشمکش پیچ میں تھا کہ میرا ایک شاگرد دوڑتا ہانپتا میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے ماسٹر صاحب ڈاکٹر صاحب مرحوم کی لاش مشن احاطے میں آگئی ہے۔ اے موت کیا ابھی تک تیری بھوک نہ مٹی تھی۔ تو نے ابھی ہمارے دوست پادری جے۔ این ہائیڈ صاحب کو اپنا لقمہ بنایا تھا ہم نے ٹیٹانک جہاز سب کا سب تیری بھینٹ کر دیا کہ اب تو ہم سے باز پرس نہ کرے گی مگر تو نہ ٹلی تو نے ہمارے حبیب کو ہم سے آخر جدا ہی کر دیا۔ اچھا کیا ہوا ہے ہم بھی تجھ سے بدلہ لینگے۔ تھوڑی دیر کی جدائی ہے۔ آخر ہم اپنے عزیز سے ملکر تو ضرور اپنی دائمی زندگی بسر کرینگے۔ اے موت تو بھی کچی ہے۔ تجھے بھی تو ایزدی حکم ملا ہوا ہے کہ ہر آدم کو ڈنک مار۔ ہر ایک کو ڈس۔ (ع)

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت

مگر کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرا ڈنک مسیحیوں پر اثر نہیں کرتا وہ تو کبھی مرتے نہیں۔ صرف سوتے ہیں۔ صرف ایک پردہ درمیان میں حائل ہو جاتا ہے۔ اے پیارے ڈاکٹر یوانگ تو اپنی سٹڈی Study Office میں بیٹھا ہوا ہے۔ اٹھتے کیوں نہیں بیٹھتا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ تجھے بہت سا کام کرنا ہے؟ تجھے تیری پیاری میم صاحبہ بلا رہی ہیں۔ اس کی باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ گرجے کے گھنٹے کی آواز کیا تجھے سنائی نہیں دیتی۔ تو گھنٹے کی آواز سنکر ذرا بھی دیر نہ کیا کرتا تھا۔ آج کیا بات ہے کہ باوجود ہمارے شور و غوغا کے تو نہیں جاگتا۔ کیا تجھے کسی نے کچھ جادو کر دیا ہے۔ دیکھتا ہے مگر بولتا نہیں۔ زبان حال سے ــــ

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے۔
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے۔

اچھا اب معلوم ہوا اب کیا تھا بین و بکا کا اور سوگ کا سماں بندھ گیا۔ چاروں طرف خبر بجلی کی سرعت سے پھیل گئی ہاتف غیبی نے نقارے کی چوٹ پکار کر کہا کہ آج مورخہ ۲۶ ماہ ستمبر ۱۹۱۲ء بروز جمعہ بوقت ٹھیک نو بجکر پچیس منٹ پر جناب ڈاکٹر آرتھر ہنری یوانگ صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی اس جہان فانی سے چل بسے۔ یہ سب کچھ اس آن کی آن میں ہو گیا کہ دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی۔ اگر کوئی مجھ سے یہ پوچھے کہ ڈاکٹر یوانگ کو کیا ہوا تو میں ضرور اس کا جواب ذیل کے الفاظ میں دونگا کہ الہ آباد کے لوگوں نے ڈاکٹر یوانگ کو الہ آباد کی بھینٹ کر دیا تاکہ شہید کا خون کلیسیا کی ٹہنی بنکر جب تک جمنا میں پانی ہے سرسبز و شاداب رہے۔ اے جمنا مشن خدا کرے کہ تو بڑھے اور تیرا چمن جسکا مالی آج تیرے واسطے قربان ہوا ہے ہمیشہ ہرا بھرا رہے اور اس کے ہاتھوں کے لگائے ہوئے پودے جنکی حفاظت ضروری اور لابدی ہے۔ اگر موجودہ سلسلوں کی لا پروائی اور باد خزاں کے جھونکوں سے بچ رہے تو ضرور بہت سا پھل لا دینگے اور یہی جمنا چمن یاد Ewing Park



یوانگ پارک آپ دیکھیگا کہ ایک علمی اور اخلاقی درسگاہ دنیا میں نمایاں ہوگی اور اس زمین کی خاک سے جہاں ہمارا پیارا یوانگ چھپا ہے وہ وہ موتی اور دُرِ بے بہا نکلینگے جو دنیا میں چاند بنکر چمکیں گے ہمیں اُمید واثق ہے کہ ہمارے پیارے کی روح ضرور ہمارے ساتھ کام کرتی ہے۔ اور وہ اپنا سا دل اور اپنی سی عقل اور اپنی سی کوشش اور محنتی طبیعت ہمیں ورثے اور ترکے میں دے گیا ہے۔ مبارک تھا وہ دن جب صاحب موصوف نے اس پریاگ کی زمین پر اپنا قدم مبارک رکھا تھا۔ صرف دس سال کے عرصے میں آپ نے وہ کام کئے ہیں جو شرح اور بسط کے ساتھ اگر بیان کئے جاویں تو اُن کے لئے ایک دفتر درکار ہوگا۔ گو تاہم بھی مجھ سے جو اُن کے بغیر یتیم رہ گیا ہوں یہ نہیں ہو سکتا کہ بغیر چند ایک کا ذکر کئے اس مضمون کو بند کروں۔ ابھی تو پادری ہائیڈ صاحب کے مضمون کی سیاہی میری قلم میں تازی تھی۔ کہ یہ اور گل کھلا۔ اچھا (ع)

جو کچھ خدا دکھائے ناچار دیکھنا۔

اب میں مختصراً مرحوم کی زندگی کے حالات درج کرتا ہوں۔ شاید کوئی اور صاحب بھی اس مضمون پر قلم اُٹھاویں مگر میں ان سے عرض کئے دیتا ہوں کہ وہ اس مضمون کو کسی ٹوٹی ہوئی قلم سے یا پھیکی سیاہی سے کسی پرانے قرطاس پر نہ لکھیں بلکہ دل کے خون سے انگلیوں کی قلم بنا کر کاغذ سرخ کر دیں کہ مسیح کا خون لوگ ایک بار اور دیکھیں اور پکار اُٹھیں کہ بول خداوند یسوع مسیح کی ہے جس کے گلے کی بھیڑیں ایسی ہوتی ہیں۔ اور اس طرح سے اپنی جان بھیڑوں کے بدلے فدیہ میں دے کر نجات کے کام کو پورا کرتے ہیں۔ مختصراً آپ کی زندگی کے حالات انگریزی اخبار پاؤنیر (Pioneer) مورخہ ۱۴ و ۱۶ میں بھی شایع ہوئے ہیں۔ مگر ہم اپنے مسیحی بھائیوں کی خاطر ان حالات کو اردو دنیا تک بھی پہنچانا چاہتے ہیں۔

حالاتِ زندگی ڈاکٹر اے۔ ایچ یوانگ صاحب مرحوم

ڈاکٹر آرتھر ہنری یوانگ صاحب ۱۸۶۵ء میں بمقام Pensylvania پنسلوینیا (امریکہ) میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۸۹۰ء میں آپ پادری بنکر بمقام لودیانہ (پنجاب) تشریف لائے۔ آتے ہی آپ کو کرسچن ہائی سکول کا انتظام سپرد کیا گیا اور آپ نے سکول کو اور اخبار نورافشاں کو وہ رونق دی تھی کہ محتاج بیان نہیں۔ سبھی والدین خوشی سے اپنے بچوں کو اس لودیانہ سکول میں برائے حصول تعلیم بھیجتے تھے۔ آپ کے یہاں رہنے سے ہر کس و ناکس خوش تھا جس کام میں آپ نے ہاتھ ڈالا اُسکو درجہ تکمیل تک پہنچایا۔ آپ طلبا کو ہمیشہ نصیحت دیا کرتے تھے۔ کہ برخوردار محنتی بنو اور جو کام تمہیں کرنے کے لئے کہا جایا کرے کیا کرو۔ آپ کے اس زمانہ کے حالات وسعت کے طور پر مجھے اسلئے معلوم نہیں کہ مجھے اپنے مرحوم دوست سے جولائی ۱۸۹۶ء سے پہلے نیاز حاصل نہ تھا۔ راقم مضمون جب ہم جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام لاہور مسیحی گلے میں شریک ہوا تھا تو ڈاکٹر گرسوالڈ صاحب سے تعلیم پاتے ہی مرحوم ڈاکٹر یوانگ کی خدمت میں بھیجا گیا گویا اس طرح سے میرا اور آپ کا تعلق روحانی طور پر باپ بیٹے کا تھا۔ میں تقریباً تین مہینے تک آپ کے ساتھ رہا آپ اور میرے مہربان دوست جناب پادری ڈاکٹر کلارک صاحب ایم۔ اے جو آپ کی کوٹھی میں فروکش تھے اکثر مجھے روحانی خوراک سے سیر کیا کرتے تھے۔ آپ عالم باعمل پرلے درجے کے تھے۔ ایک دفعہ تقریباً میرے پچاس رشتہ دار مختلف مقامات سے لودیانہ جمع ہو گئے۔ آپ نے اُن کی بڑی خاطر مدارات کی اور میرے حقیقی والد بزرگوار مرحوم حافظ صاحب سے وعدہ کیا کہ مجھے خانگی مستورات سے ملانے کے واسطے تین یوم بعد لاہور لے جاوینگے۔ چنانچہ بموجب وعدہ جناب ڈاکٹر صاحب مرحوم مجھے لیکر لودیانہ سے لاہور روانہ ہوگئے جب ہم لوگ اسٹیشن لاہور سے باہر نکلے تو دیکھا کہ ایک جم غفیر لاٹھیاں لئے کھڑا تھا آپ نے اُن چھ سات ہزار لوگوں کو جو سٹیشن سے لیکر تا مشن لاہور تک سڑک روکے کھڑے تھے اس طرح سے اپنی کلام کا گرویدہ بنا کر اُن کے ہاتھ روح کی دو دھاری تلوار سے کاٹ دئیے اور وہ فوراً گھر کی منادی کی کہ مجھ کو بے کھٹکے تا مشن میں لیکر گھس گئے آپ کی زبان میں ماشاءاللہ وہ تاثیر تھی کہ جب اپنی منادی کرتے یا گرجے میں وعظ فرماتے تو بھلا کون بشر ہوتا جو آپ کے الفاظ کو گرہ نہ باندھتا۔ آخرش ایک دن معترض ہوا کہ میرے حقیقی والد مرحوم سے آپ مناظرہ و مباحثہ کریں۔ آپ اس مناظرہ کے لئے ایک دن لاہور ٹھہر گئے اور اس دن مجھے معلوم ہوا کہ آپ کو عربی سے بھی خوب واقفیت ہے۔ فلسفہ تو اُن کا اپنا تھا ہی۔ مگر دیگر ایشیائی زبانوں میں پورے وثوق کیساتھ کلام فرمایا کرتے تھے۔ اور علمی شوق اس قدر تھا کہ علم کے سیکھنے کے لئے خواہ کس قدر خرچ کرنا پڑے کبھی دریغ نہ کیا کرتے۔ بحث مباحثہ کا از حد شوق تھا۔ ۱۹۰۱ء میں آپ امریکہ سے جب دوبارہ واپس آئے تو ڈاکٹر پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر کے آئے اور تب ہی سے آپ نے پنجاب کو خیرباد کہکر اس ہندوؤں کے پریاگ تیرتھ کو اپنا مسکن بنالیا اور الہ آباد کو مسیحی آباد بنانے کی فکر میں لگے آپ نے خیال کیا کہ یہ سنسکرت کا مرکز ہے یہاں اس زبان بغیر کام نہ چلیگا۔ تھے بڑے دقیقہ شناس فوراً سنسکرت سیکھکر وہ مہارت حاصل کی بعض پنڈت بھی اُن کے رو برو ٹھہرنا مشکل خیال کیا کرتے تھے۔ یہاں پر ایک مشن سکول زیر انتظام جناب پادری جنیہ صاحب موجود تھا ایک پُرانے بڑ کے درخت تلے اکثر جماعتیں اکٹھا ہوا کرتی تھیں۔ میرے اس دوربین خضر کو یہ سوجھی کہ اس مبارک منظر پر کیوں نہ ایک مسیحی کالج بنایا جاوے۔ اس خیال کا دل میں آنا ہی تھا کہ صرف ”دو طلبا سے آپ نے جمنا کرسچن کالج کی بنیاد رکھدی“۔ ان دو طلبا میں سے بھی ایک دوسری جگہ چلا گیا۔ اب صرف ایک ہی کو پڑھاتے رہے۔ اور خداوند

یسوع کی برکت سے وہ کالج آج دس سال کا بچہ ہے اور اس دس سال کے بچے نے وہ حیرت انگیز کرشمے دکھلائے ہیں کہ جو بڑے آدمی یا دیرینہ بھی کالج دیکھکر دنگ ہیں آپ نے جھٹ ہی اس کالج کا الحاق ایم۔اے تک الہ آباد یونیورسٹی سے کرالیا کچھ دیر تک آپ کو یہ فکر دامنگیر رہی کہ کالج کی عمارت اس طرح سے بنے۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں نہ فقط کالج کی عمارت بلکہ سکول اور مسیحی و غیر مسیحی طلبا کے لئے بورڈنگ ہاؤس۔ پروفیسران اور معلمین کے رہنے کے لئے بنگلے تیار کروا دیئے۔ غرضیکہ اٹھارہ پختہ خشتی عمارتیں اس قلیل عرصے میں آپ نے کھڑی کر دیں۔ اس کے ساتھ آپ کو نہ فقط کالج اور سکول کا ہی کام تھا بلکہ صاحب موصوف [illegible] کے پریذیڈنٹ کرسچن لٹریچر سوسائٹی کے آنریری سیکریٹری ٹریکٹ سوسائٹی کے وائس پریذیڈنٹ مشن بورڈ کے خزانچی سنڈے اسکول کے سپرنٹنڈنٹ اور الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو اور سنڈیکیٹ تھے۔ ان تمام کاموں کو اس طرح سے آپ نے اپنی عین حیات میں نبھایا کہ کوئی کیا نبھائیگا۔ علاوہ ان کاموں کے آپ نے الہ آباد یونیورسٹی کی ممبراری اس عمدگی اور خوش اسلوبی سے کی کہ لوگ حیران ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ بلا کا آدمی ہے۔ کس وقت سوتا ہے؟ کس وقت کھاتا ہے؟ میرا چشم دید واقعہ ہے۔ کہ میں نے صاحب مرحوم کو کھانے کی میز پر غسلخانہ میں غسل کے وقت بھی کام کرتے دیکھا۔ آپکا روزانہ ٹائیم ٹیبل یا تقسیم انضباط اوقات دیکھکر تعجب آتا تھا۔ یا خدا مجھے بھی ایک ایسا دل دیا ہوتا صبح چار بجے آپ بستر چھوڑ دیا کرتے تھے غسل وغیرہ سے آپ فراغت حاصل کرکے آپ چاء بھی پیتے اور اخباری دنیا کی بھی سیر کیا کرتے۔

باقی آئندہ

سچا واقعہ

گزشتہ سے پیوستہ

الجواب

میں حسب متذکرہ خط معروضہ بالا جواباً عرض کرتا ہوں کہ مجھے جو میرے عزیز بھائی منشی میسر رام صاحب سدھاکلاں ضلع ہوشیارپور ممالک پنجاب سے اپنے خط میں میرے عیش و عشرت کے سامان اور دنیاوی چیزیں جنکو میں نے اس وقت شعار مسیحا خود چھوڑا ہے گو وہ لاکھوں روپیہ کی تعداد سے ہیں۔ اُن کو میں کسی نجات دہندہ چیز کے سامنے کچھ بھی نہیں سمجھتا اور اس کو بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ایسے کسی تغیر مذہب وغیرہ سے کوئی اپنے حقوق واجب سے محروم نہیں ہو سکتا۔ قطع نظر اس کے یہ بھی سب جانتے ہیں کہ اکثر مردان حق نے نجات اور خدا کے واسطے گھر کنبہ اولاد۔ جائداد و عزیز و اقارب ماں باپ سب چھوڑ دیئے ہیں۔ بلکہ تخت سلطنت اور ملک و دولت پر لات مار کر فقیر ہو گئے ہیں۔ آپ صاحبان سب واقف ہیں کہ نجات کا ہاتھ آنا اور خدا پاک تک رسائی ہو جانا کچھ سہل امر اور محض تخیل اور مہادیو کی نہال نشینی کا ثمر نہیں ہے کہ بچوں کی کھیل کی تہ یا ہر ارض مفروضہ اور مقررہ معینہ سے برآمد کریں معاذاللہ کیا پتھروں اور پیتل تانبے اور چاندی سونے کے بتوں کے سامنے کہ جو اپنے ہاتھ یا مثل اپنے کسی دوسرے آدمی کے ہاتھ کی بنائی چیزیں ہیں۔ سجدہ کرنے یا گھٹنے ٹیکنے اور اُن کو اپنا مطلوب سمجھنے سے آدمی خدا برتر و قدوس سے ملاقی ہو سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں کوئی مجسمہ اور عمل شیطانی کسی منزل مقصود تک پہونچانے کا مقدور نہیں رکھتا جب تک رہبر کامل سے سیدھی راہ ہاتھ نہ آوے۔ آدمی خدائے تعالیٰ کی نورانی تجلیات تک نہیں جا سکتا اور تاہم حقیقت کافی کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ بیت

بند در یقین پردہ ہائے خیال
نماند بجز ذات ایزد تعال

اور یہی تعرف ذاتی کو ابدی زندگی کہا جاوے تو بجا ہے جیسا کہ آسمانی کتاب (بائیبل مقدس) میں میں نے پڑھا ہے مکاشفہ دوسرا باب دسویں آیت میں لکھا ہے۔ (جو دکھ تجھے سہنے ہونگے اُن سے خوف نہ کر۔ دیکھو ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے کو ہے تاکہ تمہاری آزمائش ہو اور دس دن تک مصیبت اٹھاؤ گے۔ مرجان تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دونگا) خدا سچا اور اُس کا کلام سچا ہے۔ پھر اُس کے سامنے کسی دنیاوی چیز کی حقیقت ہے اور زندگی عطا فرمانا اُس کی خوشنودی اور وعدہ عام بصیرت اور بشارت آخر تک ظاہر ہے اور اس کی عقل سلیم دل سے خواہاں اور اُس کے سامنے سب ہیچ ہے۔ اب جناب بھائی صاحب کا یہ فرمانا کہ تم کو دنیا کا لالچ بوجہ موجودگی لاکھوں روپیہ کی مال و متاع اور جائیداد کی جس کی تفصیل جہاں تہاں خط میں موجود ہے۔ اور قرائن مستحسن سے مجھے جتاتے اور بہلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ تمہارے لئے لائق نہیں ہو سکتا۔ مگر تم کو شاید اسید کسی انگریزی (لیڈی میم صاحبہ) کا تو نہیں بنا لیا گیا۔ خیر اگر ایسا بھی ہے تو تم اُس کو بھی اپنے ہمراہ لے آؤ ہم اُس کو بھی شدھ کر دینگے۔ افسوس مجھے اُن کے اس فرمانے پر تعجب آتا ہے۔ اور کسی طرح سے سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کسی اشدھ کو شدھ اور شدھ کو اشدھ کس طرح کر سکتے ہیں۔ آپ ابھی اس سے بوجوہ بالکل غیر آگاہ ہیں کہ شدھ اور اشدھ کا مصداق کون ہو سکتا ہے۔ آدمی اُس پاک بے نیاز سچے خدا تعالے کی کی پرستش کرنے اور اس کے ذکر رہنے سے شدھ ہوتا ہے۔ جب جو کوئی ایسا نہیں کرتا تو وہ خود اشدھ ہے۔ البتہ آپ بھائیاں جیسے اشدھ ہیں ویسے ہی دوسرے کو بھی اشدھ ہی اُس کو بھی اسیطرح شدھ کر سکتے ہیں۔ رخنہ ساختہ کہ کند بیدار اس کو سمجھدار آدمی جانتا ہے کہ دین کے میدان میں لائے قدم اُٹھانے والا اور پیچھے پھر کے دیکھنے والا ہمیشہ سب سے پیچھے رہتا ہے۔ اور اگر خدا کو جناب بھائی صاحب کی تصدیق

ستطور ہے تو مجموعیت انسانی ہر ملک کی عورات اور اشخاص صحیح
اور ہم تم سب انسان سے زیادہ نہیں ہیں اور جہد گروہ جو بات
طبیعت حق دار اور ایسا ہونے سے باہم مستحق ہیں۔ اب یہی
یہ بات کہ جنس جنس میں جنس کا فرق ہے سو تجربہ اس کا اس طرح
اور اس قول کے ساتھ نفی کرتا ہے۔ اور ایسا جمعیت کا فرق
تداخل نامقبول کی یکرنگ بنادینے سے باقی نہیں رہتا۔ اور بالفعل
کوئی دقیقہ انبساط باہمی میں ضمناً فروگذاشت نہیں کرتا۔ آپنے
سُنا ہوگا کہ کسی محقق کا قول ہے (ہر کہ در کان نمک رفت
نمک شد) اب میں خدا تعالیٰ پاک اور قدوس اور احکم الحاکمین
سے دعا کرتا ہوں اور اپنے منجی یسوع مسیح کے وسیلے سے
چاہتا ہوں کہ آپ کا عقیدہ اور یقین میرے موافق خداوند
مسیح کے دین متین کی پیروی کے واسطے قایم ہوکر میرے لئے
خوشی کا سبب ہووے۔ آمین۔

تتمہ مضمون بالا

متی واقع آزمائش خداوند مسیح کے متی کی انجیل کے باب
۴ آیات ۸ سے ۱۰ تک یہ مضمون درج ہے۔ کہ آپ کو شیطان
ایک بہت اونچے پہاڑ پر لیگیا اور دنیا کی ساری بادشاہتیں
اور اُن کی شان و شوکت دکھائی اور کہا کہ اگر مجھ کو سجدہ کرے
تو یہ سب تجھے دے دوں۔ بجواب اس کے آپ نے فرمایا کہ
اے شیطان دور ہو ابلیس نامراد چلا گیا اور تصدیق اور تائید
اس کی مرقس کی انجیل کا باب ایک آیات ۱۲ سے ۱۳ تک اور
لوقا کی انجیل کا باب ۴ آیات ایک سے تیرہ تک شاہد ہیں اور
واقعات آزمائش جو شیطان کی طرف اکثر آدمیوں کو نصیب
ہوئے ظاہر ہیں۔

برادرمن نظر با مور بالا حسب شیطان علیہ اللعن نے
حضرت یسوع مسیح سے مقرب اور اکثر بندگان برگزیدہ سے
درگزر نہیں کی اور اس وسیع میدان میں بغیر آزمائے نہیں
چھوڑا اور حضرت ممدوح کا واقعہ آزمائش مقدس مضامین
بائبل سے تذکرہ بالا درج ہے تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ
کوئی شیطانی آزمائش سے بچکر سیدھا کسی سچائی اور
راستبازی کی راہ میں قدم بڑھا سکتا اور بے کھٹکے اور بلا
وسوسہ ساحل نجات اور تجلی انوار خداتعالیٰ تک پہونچ سکتا
ہے۔ اسی طرح ابتداء سے آج تک ہر ہی نوع انسان کو کہ جو خدا
تک رسائی چاہتا ہے شیطان اور اخوان الشیاطین
اُس کو وہاں تک سلامت جانے دیویں پھر میں کہتا کہ کوئی دنیا
سے نرالا آدمی ہوں کہ جو یہ شیطان اور اُس کی ذُریات طرح
طرح کی صورت خوفناک سے دستار اور سدراہ نہ ہوویں
اور آزمائشیں نہ ڈالیں اُسکو تو آپ بھی جانتے ہونگے کہ کیا
دین عیسوی کا پایہ اعزاز دینی حق اور برحق ہونے میں عام مذاہب
ہنود بت پرست اور آریہ وغیرہ اور ملحد ان وقت اور چند دین
جو فروشاں گندم نما مذاہب اور بہت سے عجائب پرستوں کے
دین سے حقیقت میں کم اور گرا ہوا اور پست ہے۔ نہیں ہرگز
نہیں چونکہ اس وقت عزیز بھائی ہندو سے بات چیت ہے اس
لئے اس وقت میں اس ایک مذہب پر اور جو اُس کی
فروعات ہیں بات چیت کرنا چاہتا ہوں اور اس سے زیادہ
کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی اور اس وقت بھائی صاحب
کا میرے اس مذہب کی واپسی کے لئے کچھ تحریر فرماتے
ہیں اور مجھے ہدایت حق سے روکتے ہیں کہ جو میری آزمائش
کے لئے میرے خداوند حضرت یسوع مسیح کا نمونہ ہے اور اس
کو میں شیطان کی طرف سے نہ سمجھوں تو اور کیا تصور کروں
اللہ تعالیٰ میری مدد کرے اور اُن کو مثل میرے ایسا خیر
انجام کام اختیار کرنے کی رہنمائی اور ہدایت عطا فرماوے۔
حضرت یسوع مسیح کے تصدق اور وسیلے آمین

راقم:- ولایتی رام - ویران -
ایس پی جی مشن رڑکی -



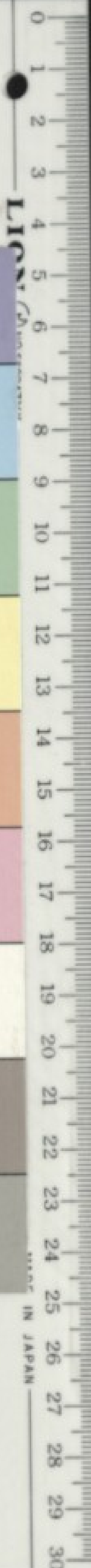
الہ آباد میں روحانی بیداری کے اجلاس

گذشتہ سے پیوستہ

ایک نبی کو کتاب دی گئی - اس کو یہ کتاب میٹھی معلوم ہوئی
کیونکہ اس پر مثل کونین کے کھاٹ پڑی ہوئی تھی وہ کھا گیا۔
وہ گناہ کی کتاب ہے - لوگ اس کا مزا لیتے ہیں - اور اُن کو
اول اول بہت میٹھا معلوم ہوتا ہے - کھا جاتے ہیں اور بعد
میں موت کا مزا چکھتے ہیں جو اُس کا ساتھی ہے - خدا نے
ہم کو مرنے کیلئے نہیں بنایا بلکہ زندگی کے لئے - خدا نے
کوئی قبرستان نہیں بنایا - یہ ہمارے مہربان دوست گناہ
کا ہی بسایا ہوا ہے - جبکہ آدم اس نے شہر خموشاں کھ
چھوڑا ہے - گناہ - موت - مرگھٹ یہ تینوں ساتھی ہیں - ذرا
غور کیجئے کہ موت کس قدر ڈراونی اور ہیبتناک چیز ہے - ہاں جی
ذرا زلزلہ آجاوے تو دیکھئے لوگ کس طرح اپنی اپنی جان بچانے
کی فکر میں لگ جاتے ہیں - طاعون سے لاکھوں گھر برباد
ہو رہے ہیں - عزیزو جہاں گناہ نہیں وہاں موت نہیں - یہ
تو دنیاوی موت ہے - مگر ایک ہمیشہ کی موت بھی ہے - ممکن
ہے کہ ایک شخص سینکڑوں برس رہتا ہے - اور پھر بھی وہ بسبب
گناہ کے سبب سے جسم اخلاق اور روح کی موت آتی اور
سب ہی جگہ اس کا دور دورہ ہو گیا - گھر گھر میں اس کی
حکومت ہو گئی ہر ایک اُس کا بندہ زرغلام ہو گیا - یہ دریا
کی مانند نہیں بہی - بلکہ بادشاہ کی مانند بہی - ابھی ابھی
ایک جہاز ایک گلیشیر سے ٹکرا گئی - ایک جانوں کے کھو جانے
یا ہلاکت کا موجب ہوا ہے - موت جدھر جاتی ہے - وہ دونوں
ہاتھوں سے صفائی کرتی جاتی ہے بیت

خیرے بکن اے فلاں وغنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

شکر کا مقام ہے کہ موت کا مقابلہ کرنے کو ایک بڑا پہلوان
کھڑا ہو گیا ہے کہ موت پر غلبہ پاوے - ہمیں اس موت سے
آزاد کرے کے فضل - راستبازی اور زندگی افراط سے



دیوے۔ یہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ جو موت پر غالب آیا اور جس نے باوجود ہر طرح سے آزمائے جانے کے گناہ نہ کیا۔ شیطان کو اپنے سے دور کر کے دنیا کو جیت لیا کہ دنیا کے لوگوں کو گناہ کے پھندوں سے ہمیشہ کے واسطے رہائی دیوے۔ یہ بادشاہ تخت پر متمکن ہے۔ اور اس نے اس موت کے بادشاہ کو وہ نیچا دکھلایا ہے کہ موت اس شہنشاہ زمین و زماں کون و مکاں کا نام سنتے ہی بھاگ جاتی ہے۔ ایک چھوٹا طبلچی لڑکا قبرستان میں ڈھول بجایا کرتا تھا میجر اس کی آواز سنکر اس سے دریافت کرنے گیا تو لڑکا بولا کہ میں موت پر غلبہ پانے یہاں آیا ہوں۔ میجر سمجھانے لگا تو لڑکے نے دوبارہ کہا کہ اپنے خداوند کی قوت اور روح کے ہتھیاروں سے موت پر غلبہ پاؤنگا۔ ہاں ہم جیتے جی اس موت پر غالب آسکتے ہیں۔ کیا آپ اس شخص کو بھول گئے ہیں جو باوجود گنہگار ہونے کے جب بچ گیا تو ۵۰۰ روحیں بچانے کا موجب ٹھہرا ایک جرمن پادری جو صرف چند ایک الفاظ جانتا تھا۔ بہت سے جنگی اور ملکی عہدہ داروں کی جانوں کو موت کے منہ سے نجات کی کشتی میں بٹھلا کر بچانے کا سبب ٹھہرا اے گنہگار تیرے لینے کے واسطے بھی تیرا پیارا یسوع ملاح گھاٹ پر کشتی لئے کھڑا ہے۔ آ سوار ہو کر اس سمندر سے پار اتر جا۔ کیسی خوشی۔ کیسی تسلی کہ ہم وہاں پہونچکر بھی بادشاہی کرینگے۔ پھر آخر میں آپ نے بزرگ پادری جے این ڈیٹھما صاحب مرحوم کا ذکر کیا کہ ایسے شخص آسمان پر خدا کے ساتھ بادشاہی کرتے ہیں۔ جنہوں نے مرتے دم بھی پکار کر کہا کہ

"بول خداوند یسوع مسیح کی جے"۔

اور ہم بھی اس نعرے میں اُن کے ہم آواز ہو کر بولیں خداوند یسوع مسیح کی جے"۔ اور اسی نبی کی خاطر بے عیب مسیحانہ زندگی بسر کر کے بہتوں کو اس بادشاہ عادل منصف نبی و مہربان کی رعایا بنادیں۔ خدا کرے کہ ان مضامین سے بہتوں کو فائدہ پہونچے۔ آمین۔ مسیحی بھائیوں کا خداوند میں خادم:۔

ایم۔ این۔ ہوز۔ جمنا روڈ۔ الہ آباد۔

میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ*

یہ الفاظ خود خداوند مسیح کے منہ کے کلمات ہیں۔ ان الفاظ میں نہایت افسوسناک ماجرے کا ذکر ہے۔ شرع کے عالموں نے ہیکل کے حدود کے اندر بیل۔ بھیڑ کبوتر فروشوں۔ صرافوں کو اجازت دی تھی کہ وہ اُن کے دور کے مسافروں یا تیریوں کو جو غیر ممالک یا نزدیک کے ملکوں سے ہیکل میں مذہبی رسوم ادا کرنے کے لئے آتے تھے۔ اور وہ اُن اشیا کو ساتھ نہیں لا سکتے تھے۔ جنکا قربان و نذر کرنا جائز ہے۔ یا اپنے ساتھ غیر ممالک کے سکوں کو لادیں۔ سو وہ یہاں آکر خرید و فروخت کر سکیں۔ اور ان سکوں کو صرافوں سے تبدیل کروالیں۔ یہ انتظام اسی نیک خیال کی بنا پر یہودی عالموں نے روا رکھا تھا۔ سو اسی طریقہ سے مدت تک یہ ہوتا رہا۔ آخر کار یہ لوگ ناجائز طور پر تکلیف دہ معلوم ہوئے کہ وہ مسافروں کے ساتھ نہایت سختی سے سلوک کرنے لگے۔ اور نامعقول قیمتیں طلب کر کے ناجائز نفع کے کمانے والے ہوئے چنانچہ ایک دفعہ خداوند کا گذر ہوا اس ماجرہ کو دیکھکر نہایت درجہ تک اداسی وغیرت میں غرق ہوا۔ نہایت جوش میں آکر رسیوں کا کوڑا بناکر کبوتر فروشوں اور جانوروں کو نکالدیا۔ صرافوں کے تختے اُلٹ دیئے اور "میرے باپ کا گھر" کہکر دعوے کیا اور اس اختیار کو استعمال کیا اور ہیکل کی صفائی کی۔

تمثیل ہیکل خداوند کی کلیسیا سے مراد ہے۔ جس میں خود خداوند سکونت کرتا ہے۔ جس کی تعمیر مسیحی ایمانداروں سے ہوئی اس کی خدمات نہایت مقدس طریقہ پر بجالانے کے لئے خود خداوند نے مسیحی ایمانداروں یا خدا کے فرزندوں کو اختیار بخشا ہے۔ کہ اُس کی خدمت اس کے کلام کے مطابق پاکیزہ خدمت سمجھکر روح کی ہدایت کے موافق باپ کے ارادے کے مطابق تکمیل تک پہونچادیں۔ چنانچہ اسی خیال کے مطابق دینداروں نے ملک غیر اقوام کے درمیان آپ نے مشنری بھیجے۔ اور پاسٹر اور رسول کلیسیا میں رکھے گئے۔ تاکہ جلال والی کلیسیا بغیر نقطہ چین داغ یا جھری خداوند کے پاس حاضر کیجاوے جو بالکل پاک و بے عیب ہووے۔

یہ خیال بالکل واجب و درست ہے۔ مگر اس کے درپردہ شرمناک و افسوسناک دوکانداریاں ہو رہی ہیں۔ اور غریب مسافر بے وطن سے ناجائز آمدنی تصرف میں لائی جاتی ہے۔ جو حد سے تجاوز کرنے کے لحاظ گناہ میں مشتمل ہے۔ مثلاً:۔

(۱) پاسبانی تجارت۔ علاقہ میں جابجا پاسٹر رکھے جاتے ہیں جو بامداد امریکن رسولوں کے رئیسوں کے ایجنٹ و نمبردار ٹھیکہ دار مقرر کئے گئے ہیں جو محض اس خیال سے کہ اُن کا تنخواہ کا حساب کتاب یا گذارہ اس صورت میں ہو اور نام کو وہ پاسٹر بھی کہلائیں۔ المختصر یہ کہ وہ کام ایجنٹی و ٹھیکہ داری۔ نمبرداری کا کریں۔ جسکے لئے وہ تنخواہ خوار ہیں۔ اور اپنا وقت نہ مالکوں کے ذمہ نہ ہی پاسٹرشپ کی خدمت پر صرف کر سکیں بمثل مشہور ہے

"ہٹیاں موچیاں دی دوکان اُتے ٹھاکر دوارا"

بھلا ایک پاسٹر کس طرح ایک ہی موقعہ پر انجیل کی خدمت اور نمبرداری کر سکتا ہے۔ خیر چاہے غلط ہو چاہے صحیح مگر امریکن رسولوں نے اس بنا پر کہ مشن کے خرچ اخراجات یا فنڈ میں کم مصارف ہوں۔ یا اگر کلیسیا سیلف سپورٹ نہیں ہے تو پاسٹر دوکانداری کر کے روٹی کما کر مشن کی رپورٹ کی خانہ پوری کرنے کے لئے سیلف سپورٹ کہلائے۔ اور اس نیک خیال پر کلیسیا کے اندرون یہ دوکانداری یا تجارت جائز قرار دی گئی ہے۔ جس سے مسیح کے نام دعوت کو تو درکنار درجہ تصلیب کو ذلیل کیا جاتا ہے۔

باقی داشتہ

* فٹ نوٹ:۔ ہم نامہ نگار کی مختلف رائوں کیساتھ متفق نہیں ہیں جو وہ اس مضمون میں درج کرتا ہے۔ ایڈیٹر

مضامین

غلط فہمی

دنیا میں جس قدر تفرقہ - فساد - فتنہ - رخنہ اندازی - نفاق - عداوت - نفرت ہی غلط فہمی نے پھیلائے ہیں اور شاید ہی کسی نے پھیلائے ہوں - حاکم و محکوم باپ بیٹے میں بھائی بھائی میں - میاں بیوی - دوست آشناؤں میں گذر چکے ہیں - سماج کے ممبروں میں غرضیکہ کوئی تعلق ایسا نہیں جس میں اس نیک بخت نے گل نہ کھلائے ہوں - اور بنے بنائے کام نہ بگاڑے ہوں - لطف یہ ہے کہ ایک دنیا اس کی کرتوتوں سے واقف ہے - مگر جب موقع آتا ہے تو سب ہی از خود رفتہ ہو جاتے ہیں - اور بغیر دریافت کئے کہ اصلیت کیا ہے - اپنے دیرینہ تعلقات کو دم بھر میں خیرباد کہہ دیتے ہیں - جسے عرصہ سے بخوبی جانتے ہیں - جس کی طبیعت فطرت اور مزاج سے کماحقہ واقف ہیں - اس کی طرف سے اگر کسی نے بہکا دیا کہ آپ کو بُرا بھلا کہتا تھا - تو بس جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں - اور بغیر تحقیق کے اُسے گردن زدنی قرار دیدیتے ہیں - اس خیال کے آتے ہی غلط فہمی اپنا جوہر دکھاتی ہیں - اور ایسا ذلیل کرتی ہے کہ توبہ ہی بھلی - اگر کسی معاملہ میں غلط فہمی ہو جائے اور اُسے صاف کر دیا جائے تو ایسے بُرے نتایج پیدا نہ ہوں - جس کی ذیل کی حکایت لاکھوں میں سے ایک مثال ہے :-

باقی آئندہ

ہوائی جہاز جہاں اُڑائے جاتے ہیں - وہاں سنا گیا ہے کہ تیتر اور بٹیروں نے رہنا چھوڑ دیا ہے

شعر و سُخن

غزل

دل مدتوں سے اپنا تو قید الم میں ہے -
کیا جانئے وہ بے بہی نہیں یا کہ ہم میں ہے

اے درد آ تو آ کے مرے دل میں کر قیام
لذت جو کب خوشی میں وہ جو رنج و غم میں ہے

ہم ساکنان خاک کو کیا کام خلد سے -
اک مشت خاک تیرہ بیاں نفس دم میں ہے

سو درد کے عوض حال پر سب کو رلائینگے
کیونکہ کہیں کسی کے مسرت جسم میں ہے -

اے ہمصفیر کس کو یہاں فکر باغ دہر -
اپنا خیال دیکھ باغ ارم میں ہے -

آنکھوں سے چومتا ہے زمانہ جو پائے خاک
کچھ تو ہے جو نہاں ترے نقش قدم میں ہے

کچھ اپنی زیست اے مسیح اس کے سوا نہیں
تم اس کے دل میں - تجھے ہو تاثب بیغم میں ہے

راقم :- تاثب لودیانوی - حال مقیم بٹالہ -
ضلع گورداسپور

غور طلب

گر لاکھ برس جیئے تو پھر مرنا ہے -
پیمانۂ عمر تجھے بھرنا ہے -
کچھ توشہ عاقبت مہیا کر -
غافل تجھے دنیا سے سفر کرنا ہے -

انتخاب الاخبار

جسم انسان کی قیمت

سائنس بڑے لمبے قدم مار رہی ہے - اور ایسے ایسے دعوے کر رہی ہے جو حیرت انگیز ہیں - لنڈن میں ۵ ستمبر کو ایک انگریز پروفیسر نے ایک جلسے میں دعوے کیا کہ وہ وقت دور نہیں - جب ایک مردہ انسان زندہ کیا جا سکیگا یہ جلسہ برٹش ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ تھا - اور اس میں کئی جواب مضمون پڑھے گئے تھے - پروفیسر مذکور نے بیان کیا کہ تحقیقات سے ثابت ہو گیا ہے کہ مردہ اور جاندار مادہ میں اتنا فرق نہیں جتنا انسان اپنی کم علمی سے اب تک سمجھتا رہا ہے - اس سے اُمید کیجاتی ہے کہ انسان بہت جلد مردہ کو زندہ بنا لینے پر قادر ہو جائیگا -

اسی سلسلہ میں وہ مضمون بھی خاص دلچسپی رکھتا ہے جو انسانی بناوٹ کے متعلق ایک سائنسدان نے لنڈن کے رائل میگزین میں لکھا ہے - اس کا لب لباب یہ ہے -

انسانی جسم کے اجزا کی کیمیائی پڑتال سے ثابت ہو گیا ہے - کہ جن عناصر سے مرغی کا انڈا مرکب ہے - ٹھیک انہی عناصر سے انسانی جسم بنتا ہے - اندازہ ہے کہ ایک متوسط قد و قامت کا آدمی وزن میں ہزار انڈے کے برابر ہوتا ہے - ایک آدمی کے اندر کاربانک ہائڈروجن اور آکسیجن گاسوں کی اتنی مقدار ہوتی ہے کہ ان سے ایک غبارہ بھرا جا سکتا ہے - جو انسان کو ہوا میں اُڑا سکے - گاسوں کی یہ مقدار تین فرلانگ لمبی سڑک پر ساری رات گاس کے لیمپوں کو روشن رکھ سکتی ہے - ایک معمولی آدمی کے جسم میں بھی اتنی گاس ضرور ہوتی ہے - کہ خریدنے پر کم از کم چودہ سینٹ دو روپے کو آئے - لوہا جو انسانی خون کو سرخ بناتا ہے ایک معمولی آدمی کے اندر اس مقدار میں ہوتا ہے کہ اس کو جا کر گھوڑے کے پاؤں کی سات نعلیں بنائی جا سکتی ہیں - انسانی

جسم کی فاسفورس سے دیا سلائی کی سوا آٹھ لاکھ تیلیوں پر مصالح چڑھایا جاتا ہے۔ اور اگر چاہیں تو اس مصالح سے پانسو آدمیوں کو زہر دے کر جان سے بھی مار سکتے ہیں۔ گویا ایک تندرست انسان کے اندر اس قدر زہر ہوتا ہے جس سے پانچسو آدمی مر سکتے ہیں۔ ایک آدمی کی چربی سے ساٹھ اعلیٰ قسم کی موم بتیاں بن سکتی ہیں۔ اور انسانی جسم کے کاربن کو اگر گریفائٹ میں تبدیل کیا جائے تو اس سے ۶۵ پنسلوں کے قالب تیار ہو سکتے ہیں۔ (آرمی نیوز)

ایک عورت کے تیس ہزار نوکر

انسان تمام کائنات کا شہنشاہ سمجھا جاتا ہے۔ نباتات اور حیوانات پر قادر ہونے کے علاوہ ایک انسان بوجہ خاص قابلیت اور طاقت کے اپنے ہمجنس انسان پر بھی حکومت کرتا ہے۔ دنیا میں یہ اصول ہم کو ہر جگہ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ محض ایک انسان کی خاطر ہزاروں آدمی اپنی جان و مال کو ہیچ سمجھکر قربان کر دیتے ہیں اور ایک ہی شخص کی غلامی میں اپنا جیون گزار دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ خبر واقعی دلچسپ ہے کہ ملکہ روس زارینہ کی خدمت کے لئے تیس ہزار نوکر مقرر ہیں جو محض ملکہ صاحبہ کے جسمانی آرام و آسائش کے لئے دن رات دوڑ دھوپ میں مشغول رہتے ہیں ہم ہندوستانی غریب لوگ جو ایک نوکر رکھنے کی بھی حیثیت نہیں رکھتے واقعی حیران ہوتے ہیں کہ تیس ہزار انسان فقط ایک عورت کی کیسے خدمت کرتے ہونگے۔ مگر ملکہ روس کے واقعی تیس ہزار نوکر ہیں۔ (راجپوت گزٹ)

اٹلی اور ٹرکی میں صلح کی خبر

خبر ہے کہ ٹرکی اور اٹلی میں صلح ہو گئی۔ اور اب صلح نامہ پر دستخط کرنے کے لئے طرفین سے قائم مقام مقرر کئے جائینگے۔ طرابلس میں اٹلی کے حقوق اٹلی کے حق میں فیصل ہو گئے اور ٹرکی کو ۲۰ ملین پونڈ قرضہ اس غرض سے دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ملک کا انتظام اور مالی حالت کا سدھار کر سکے۔ ٹرکی نے قسطنطنیہ سے محاصرہ اٹھا لیا۔ اور جو رعایات البانیہ والوں کو دی تھیں وہ تمام سلطنت کے لوگوں کو دی ہیں۔ پولس۔ تار۔ ڈاک خانہ کے انتظام پر انگریز مشیر مقرر کئے گئے ہیں۔ چلو اچھا ہوا ٹرکی کو اپنے اندرونی انتظام کا موقعہ ملگیا۔ اور انگریزوں سے دوستی کا رشتہ قومی ہو گیا جو ٹرکی کے آئندہ شاندار مستقبل کی علامت ہے۔

(اا)

جاپان کا ایک بڑا آدمی چل بسا

جنرل نوگی جس نے جنگ جاپان و روس میں قلعہ پورٹ آرتھر جیسے مستحکم مقام کو میدان سے فتح کیا تھا۔ جس کا فتح کرنا ان کی طاقت سے باہر معلوم ہوتا ہے۔ اُس نے شاہ جاپان کی رفاقت میں جان دیدی یعنے حال ہی میں جب شاہ کے جنازہ دفن کرنے کی غرض سے مدفن کی طرف شاہی محل سے روانہ ہوا تو جنرل اور اُس کی بیوی نے خودکشی کر لی۔ یہ شخص جس نے سپاہی کے درجے سے لیکر سپہ سالاری تک ترقی کی ایک جنگجو قوم سے تھا۔ اور اپنے کارناموں کی بدولت نہ صرف جاپان بلکہ دنیا کا بڑا آدمی مانا جاتا تھا۔ یہ اسی کی تدبیر تھی جس کے آگے پورٹ آرتھر کی روسی فوج اور ان کے مضبوط مورچے مغلوب ہو گئے۔ جب وہ پورٹ آرتھر پر تعینات کیا گیا تو اُس نے سپاہ کے نام یہ اعلان جاری کیا کہ اگر جنرل مارا جائے تو اُس کا نائب اُس کی جگہ لے۔ اعلیٰ افسر ہلاک ہوں تو ادنے افسران کی جگہ لے لیں یہ اسی اعلان نتیجہ تھا کہ ہزاروں جاپانی حملے میں مارے گئے۔ مگر اُن کا حوصلہ پست نہ ہوا۔ بلکہ انہوں نے پورٹ آرتھر کو فتح کرکے دم لیا۔ جس کی فتحیابی ہی دراصل روس کی کامل شکست کا پیش خیمہ تھی۔ یہ ہے سچی قوم پرستی جس سے کشتریوں کو قومی ہمدردی اور خیرخواہی کا جذبہ سیکھنا چاہئے۔ (اا)

پنجاب میں عورتوں کے جرائم کی کثرت۔

گزشتہ سال بھی عورتوں کے جرائم کی پنجاب میں وہی کثرت رہی جو اس سے پیشتر سال تھی۔ اُن کے متعلق صاحب انسپکٹر جنرل پولیس اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ پنجاب میں بردہ فروشی کی کثرت ہے۔ چنانچہ اضلاع سیالکوٹ۔ لائلپور۔ ڈیرہ غازیخاں۔ انبالہ۔ لودیانہ۔ گجرانوالہ اور لاہور میں عورتوں کی بردہ فروشی کثرت سے ہوتی ہے۔ کانگڑہ میں ایک برہمن کے ہاتھ ایک مسلمان کی لڑکی ۱۰۵ روپیہ میں فروخت کی گئی۔ اور ضلع سیالکوٹ میں ایک مرد کو زنانہ لباس پہنا کر ۲۰۰ روپیہ میں ایک جاٹ کے ہاتھ فروخت کیا گیا۔ جس صوبہ میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد ۲۲ لاکھ کم ہو اس میں بردہ فروشی کا ہونا قدرتی ہے۔ لیکن اس جرم کے متعلق سنگین وارداتوں میں سنگین سزائیں بھی دی جائیں۔ تاکہ اس کے انسداد میں خاطر خواہ مدد مل سکے۔ عورتوں کے جرائم گزشتہ سال پنجاب میں حسب ذیل تھے۔

شادی کے جرائم ۱۱۴۹۵ عصمت دری ۱۴۳۔ فحش پیشہ کے لئے بہکانا ۶۷۷۔ عورتوں پر مجرمانہ حملہ ۶۱۵ کل ۱۲۹۴۶۔ یہ تعداد واقعی بہت زیادہ ہے۔ اسلئے گورنمنٹ اور پولیس کو اس کے انسداد کیطرف کافی توجہ دینی چاہئے۔ ورنہ ملک کو سخت نقصان پہنچیگا۔

ایشیا کا بڑا شہر

ٹوکیو پایہ تخت جاپان ہے مشرق میں اتنا بڑا کوئی شہر نہیں۔ تازہ مردم شماری سے معلوم ہوا کہ اس شہر کی آبادی ۲۰ لاکھ باشندوں کی ہے۔ ٹوکیو بلحاظ آبادی ایشیا کے ممالک میں سب سے بڑا ہے۔ اور دنیا کے تمام دیگر ممالک کے مقابلہ میں پانچواں شہر ہے۔ (عام)

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جیمس آر صاحب حصہ اول ۶ر +
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب - ۴ر، ۰ +
طالبان حق	کینن فیر صاحب ڈی - ڈی - ۹ر +

سوال وجواب

	قیمت	
فارسی اردو		۶ پائی
رومن اردو	″	۶ پائی
گورمکھی	″	۶ پائی
بچوں کی پرورش	″	۱ر
تواریخ بائبل	″	عہ ر
حیات مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سید غزلیں اردو	″	۱ر
گورمکھی	″	۱ر

۱- اسلام میں مسیح	۱ر	۴- وشنو کے دس اوتار	۲ر
۲- ینابیع القرآن	۳ر	۵- آواگون یا آیندہ زندگی	۲ر
۳- بائبل یا قرآن	۱۰ر	۶- تناسخ کا کھنڈن	۲ر

۷- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ م

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱- رامپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲- تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر، ۶ر +

۳- دولت لازوال اردو ۳ر - ۵ر - ۸ر
رومن اردو ۸ر +

۴- عزت بے مثال اردو ۳ر - ۵ر - ۸ر
رومن اردو ۸ر +

۵- اصلاح اخلاق ۴ر +

۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +

۷- شادی کی بابت خیالات ۱ر +

۸- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۹- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰- رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر +

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۸۵ء میں چھپی تھی - پادری - ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے - تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی - اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں - یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہو - بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو - قیمت فی جلد عہ ر +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی ہیارسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے - اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے - قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی - نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری ڈی - ڈی - آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی نے اڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براور ز چھپا